فتاویٰ امن پوری (قسط ۱۵۷)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: کیا باپ کی موجودگی میں دادا کو وراثت میں حصہ ملے گا؟

جواب: باپ زندہ ہے، تو دادا وارث نہیں بنے گا۔

سوال: نکاح کے مقاصد کیا ہیں؟

جواب: نکاح کے بے شمار مقاصد ہیں، سب سے اول مقصد عفت وعصمت کی حفاظت کرنا ہے، اس سے انسان بدنظری اور کئی مفاسد سے محفوظ رہ سکتا ہے۔

❀ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ارشاد فرمایا:

يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ، مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ، فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ، وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ .

''نوجوانو! جو نان نفقہ کی طاقت رکھتا ہو، وہ شادی کرے، کیوں کہ نکاح نگاہ نیچی رکھنے اور شرمگاہ کی حفاظت کا ذریعہ ہے اور جو اس کی استطاعت نہیں رکھتا، وہ روزے رکھے، کیوں کہ اس سے شہوت میں کمی آجائے گی۔''

(صحيح البخاري : 5066، صحيح مسلم : 1400، المنتقى لابن الجارود : 672)

اس کے علاوہ بھی نکاح کے کئی مقاصد ہیں، مثلاً جسمانی وروحانی تسکین اور افزائش

نسل وغیرہ۔

(سوال): مشرک عورت سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

(جواب): مشرکہ سے نکاح جائز نہیں، الا یہ کہ وہ اہل کتاب میں سے ہو۔

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ﴾(البقرة: 221)

''تم مشرک عورتوں سے نکاح مت کرو، جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں۔''

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ﴾ (البقرة: 221) (تم مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو، جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں)، تو لوگ اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح کرنے سے رُک گئے، یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوگئی: ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِيْنَ أُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ﴾(المائدة: 5) (تم سے پہلے اہل کتاب کی پاک دامن عورتوں سے نکاح جائز ہے)، تو لوگ اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح کرنے لگے۔''

(تفسير ابن أبي حاتم، نقلًا عن تفسير ابن كثير: 42/3، المعجم الكبير للطّبراني: 105/12، وسنده حسنٌ)

❁ امام اہل سنت احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرمانِ باری تعالیٰ: ﴿وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ﴾ کے بارے میں فرماتے ہیں:

مُشْرِكَاتُ الْعَرَبِ الَّذِينَ يَعْبُدُونَ الْأَوْثَانَ.

''اس سے مراد مشرکین عرب کی عورتیں تھیں جو کہ بتوں کے پجاری تھے۔''

(تفسير ابن كثير :584/1)

سوال: حالت احرام میں نکاح کا کیا حکم ہے؟

جواب: محرم آدمی نہ اپنا نکاح کر سکتا ہے اور نہ کسی دوسرے کا نکاح کرا سکتا ہے۔

❀ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلا يُنْكِحُ وَلا يَخْطُبُ .

''محرم اپنا نکاح کر سکتا ہے، نہ کسی دوسرے کا نکاح کروا سکتا ہے اور نہ ہی منگنی کا پیغام بھیج سکتا ہے۔''

(صحيح مسلم : 1409)

سوال: زمانہ جاہلیت میں نکاح کا کیا طریقہ تھا؟

جواب: زمانہ جاہلیت میں نکاح کے چار طریقے رائج تھے، ان میں سے تین طریقوں کو اسلام نے ختم کر دیا اور ایک طریقے کو باقی رکھا۔

❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں:

''دورِ جاہلیت میں نکاح کے چار طریقے تھے، ان میں سے ایک تو وہی ہے جو آج لوگ اختیار کرتے ہیں، یعنی ایک آدمی دوسرے آدمی کی طرف اس کی زیرِ ولایت عورت یا بیٹی کے بارے میں پیغامِ نکاح بھیجتا، پھر اس عورت کو حق مہر دے کر اس سے نکاح کر لیتا۔...... جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق دے کر مبعوث فرمائے گئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جاہلیت کے سارے نکاح ختم کر دیئے سوائے اس نکاح کے جو لوگ آج کرتے ہیں۔''

(صحيح البخاري : 5127)

(سوال): ہم بستری کی مسنون دعا کیا ہے؟

(جواب): سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اگر بیوی کے پاس آئیں تو یہ دعا پڑھیں:

بِاسْمِ اللّٰهِ، اللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا .

''اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں، اللہ! مجھ سے اور میری ہونے والی اولاد سے شیطان کو دور رکھ۔''

پھر اگر انہیں اولاد ملی تو شیطان اسے نقصان نہیں پہنچائے گا''

(صحيح البخاري :141؛ صحيح مسلم : 1434)

❁ صحیح بخاری (5165) الفاظ ہیں:

لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ اَبَدًا .

''کبھی کوئی شیطان اسے نقصان نہیں پہنچائے گا۔''

(سوال): قبروں پر قبے بنانا کیسا ہے؟

(جواب): قبر پرستی یقیناً گمراہی ہے۔اس کی بنیادی وجہ قبروں کے متعلق شرعی احکام سے چشم پوشی اوران کی شرعی حرمت سے تجاوز ہے۔یہی اقدام انسان کوشرک تک لے جاتا ہے، بلکہ پہلی امتوں کا مثیل بنا دیتا ہے۔علوم دینیہ سے ناواقف بعض بھائیوں نے عقائد واعمال کی بنیاد قبروں کے حددرجہ احترام کو بنالیا ہے۔قبروں پرگنبداور قبے،ان کی بے پناہ نمائش وآرائش،حسن وزینت ،پرشوکت اوردلنشین مقبرے،اسی احترام کی بازگشت ہیں۔ قبروں پر قبے اورگنبد بنانا اتنی مہلک بدعت ہے جس کا آخری نتیجہ کفراور ترکِ ایمان پر پہنچتا ہے۔بلکہ ان کی تاریخ شیعیت سے اٹھی ہے:

❁ مشہور شیعہ محمد حسن حائری نے لکھا ہے:

قَالَتِ الْإِمَامِيَّةُ : يَجُوْزُ بِنَاءُ الْقُبُوْرِ لِلْأَنبِيَاءِ وَالْأَوْلِيَاءِ، وَتَشْيِيْدِهَا وَحِفْظِهَا .

''امامیہ (شیعہ کا ایک گروہ) کا کہنا ہے کہ انبیا اور اولیا کی قبروں پر تعمیر کرنا، انہیں پختہ کرنا اور ان کی حفاظت کرنا جائز ہے۔''

(البراهين الجلية، ص41)

صحابہ کرام، تابعین کے دور میں قبروں پر قبوں کا نام ونشان تک نظر نہیں آتا۔ البتہ صحیح احادیث اور صحابہ کرام اور تابعین عظام سے ان کی مذمت ضرور ثابت ہے:

❁ سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُجَصَّصَ الْقَبْرُ، وَأَنْ يُّقْعَدَ عَلَيْهِ، وَأَنْ يُبْنٰى عَلَيْهِ .

''رسول اللہ ﷺ نے قبر پختہ کرنے، اس پر بیٹھنے اور تعمیر سے منع فرمایا۔''

(صحيح مسلم : 970)

❁ سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے وفات کے وقت کچھ وصیتیں فرمائی تھیں۔ ایک وصیت یہ تھی:

لَا تَجْعَلُوا عَلٰى قَبْرِي بِنَاءً .

''میری قبر پر عمارت نہ بنانا۔''

حاضرین نے ان سے پوچھا: ''کیا آپ نے اس بارے کوئی بات سنی؟ فرمایا: جی ہاں! رسول اللہ ﷺ سے۔''

(مسند الإمام أحمد : 397/4، وسندهٗ حسنٌ)

❁ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَهٰى أَنْ يُبْنٰى عَلَى الْقَبْرِ .

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر پر عمارت بنانے سے منع فرمایا ہے۔''

(سنن ابن ماجه : 1564، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ امام شافعی رحمہ اللہ (۲۰۴ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ رَأَيْتُ مِنَ الْوُلَاةِ مَنْ يَّهْدِمَ بِمَكَّةَ مَا يُبْنٰى فِيْهَا فَلَمْ أَرَ الْفُقَهَاءَ يَعِيبُونَ ذٰلِكَ .

''میں نے حکمرانوں کو مکہ میں قبروں سے عمارتیں گراتے دیکھا ہے، کوئی فقیہ ان پر اعتراض کرتا نظر نہیں آیا۔''

(كتاب الأمّ :316/1)

❁ حافظ نووی رحمہ اللہ (۶۷۶ھ) لکھتے ہیں:

قَالَ أَصْحَابُنَا رَحِمَهُمُ اللّٰهُ وَلَا فَرْقَ فِي الْبِنَاءِ بَيْنَ أَنْ يَبْنِيَ قُبَّةً أَوْ بَيْتًا أَوْ غَيْرَهُمَا وَيُهْدَمُ هٰذَا الْبِنَاءُ بِلَا خِلَافٍ .

''شوافع کہتے ہیں کہ قبر پر کسی قسم کی عمارت، قبہ یا گھر وغیرہ بنانا برابر ہے، اس کے گرانے پر اجماع ہے۔''

(المَجموع شرح المُهذّب : 298/5)

سوال: نکاح کرنے والے کو کیا دعا دی جائے؟

جواب: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو شادی کی

مبارک باد دیتے، تو دعا کرتے:

بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ، وَبَارَكَ عَلَيْكَ، وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ .

’’اللہ آپ کو برکت دے اور برکت نازل فرمائے اور خیر کے ساتھ آپ دونوں کو یکجا رکھے۔‘‘

(سنن أبي داوٗد : 2130؛ سنن التّرمذي : 1116؛ سنن ابن ماجه : 1905؛ وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی ﷫ نے ’’حسن صحیح‘‘، امام ابن خزیمہ ﷫ (اتحاف المھرۃ لابن حجر : 18196) اور امام ابن حبان ﷫ (4052) نے ’’صحیح‘‘ اور امام حاکم ﷫ (183/2) نے امام مسلم ﷫ کی شرط پر ’’صحیح‘‘ کہا ہے، حافظ ذہبی ﷫ نے ان کی موافقت کی ہے۔

سوال: کیا جانور کو خصی کرنے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

جواب: جانوروں کو خصی کرنے کے بارے میں اہل علم کے مابین اختلاف ہے، بعض نے مکروہ کہا ہے، تو بعض نے جائز کہا ہے۔ راجح یہی ہے کہ وقت اور ضرورت کے پیش نظر جانوروں کو خصی کیا جا سکتا ہے، بغیر وجہ خصی کرنا مکروہ ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ نے شیطان لعین کا قول نقل فرمایا ہے:

﴿وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ﴾(النّساء : ١١٩)

’’میں انہیں حکم دوں گا اور وہ تخلیق الٰہی کو ضرور بدل دیں گے۔‘‘

❀ سیدنا عبداللہ بن عباس ﷠ (تفسیر طبری: ١٠٤٧٠، وسندہ صحیح) فرماتے ہیں کہ اس آیت کریمہ سے جانور خصی کرنے کی کراہت ثابت ہوتی ہے، کیونکہ یہ فعل اللہ کی تخلیق میں بگاڑ کا باعث ہے۔

❀ شہر بن حوشب (تفسیر طبری : ۱۰۴۷۵، وسندہ صحیح) اور سفیان رحمہما اللہ (تفسیر طبری: ۱۰۴۷۵، وسندہ صحیح) فرماتے ہیں کہ اس آیت کریمہ سے جانور خصّی کرنا مراد ہے۔

❀ عکرمہ تابعی رحمہ اللہ کے بارے میں ہے:

إِنَّهٗ كَرِهَ خِصَاءِ الدَّوَابِّ .

''وہ جانوروں کو خصی کرنا مکروہ سمجھتے تھے۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : ۲۲٦/۱۲، وسندهٗ صحيحٌ)

❀ یزید بن ابی حبیب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلٰى أَهْلِ مِصْرَ يَنْهَاهُمْ عَنْ خِصَاءِ الْخَيْلِ، وَأَنْ يُجْرِيَ الصِّبْيَانُ الْخَيْلَ .

''امام عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے اہل مصر کی طرف خط لکھا جس میں گھوڑوں کو خصی کرنے اور بچوں کی گھڑ سواری سے منع فرمایا۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : ۲۲٥/۱۲، وسندهٗ صحيحٌ)

❀ امام عبدالرزاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں، میں نے امام اوزاعی رحمہ اللہ سے جانور کو خصّی کرنے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا:

كَانُوا يَكْرَهُونَ خِصَاءَ كُلِّ شَيْءٍ لَّهٗ نَسْلٌ .

''اسلاف ان جانوروں کو خصی کرنا مکروہ سمجھتے تھے، جن کی نسل چل سکتی ہے۔''

(مصنّف عبد الرّزاق : ٤٥٨/٤، ح : ٨٤٤٧)

❀ نافع رحمہ اللہ، سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

إِنَّهٗ كَانَ يَكْرَهُ الْإِخْصَاءَ، وَيَقُولُ : فِيهِ تَمَامُ الْخَلْقِ .

''آپ رحمہ اللہ خصی کرنے کو مکروہ جانتے تھے اور فرماتے تھے کہ (خصی نہ کرنا) تخلیق کی تکمیل ہے۔''

(مؤطّأ الإمام مالك : ٢٧٢٩، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ اسحاق بن منصور مروزی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

میں نے کہا: کیا جانوروں کو خصی کرنا مکروہ ہے؟ آپ (امام احمد رحمہ اللہ) نے فرمایا: ہاں، اللہ کی قسم! یہ (اعضائے تناسل) تخلیق الٰہی کی تکمیل ہیں۔ امام اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرا بھی یہی مؤقف ہے۔''

(مسائل الإمام أحمد بن حنبل وإسحاق بن راهويه : ٢٧٨٦)

یہ تو کراہت کے بارے میں اقوال تھے۔ بعض اہل علم نے خصی کرنے کی رخصت بھی دی ہے:

① حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''بکرے اور دنبے کو خصی کرنے میں کوئی حرج نہیں۔''

(تفسير الطّبري : ١٠٤٧٥، وسندهٗ صحيحٌ)

② ہشام بن عروہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ أَبَاهُ (عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ) خَصٰى بَغْلًا لَّهٗ .

''ان کے والد عروہ بن زبیر تابعی رحمہ اللہ نے اپنا ایک خچر خصی کیا تھا۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : ٢٢٦/١٢، وسندهٗ صحيحٌ)

③ عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ گھوڑا خصی کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(مصنف ابن أبي شيبة : ٢٢٧/١٢، وسندهٗ صحيحٌ)

دونوں طرف کے اجتہادات کو مدنظر رکھتے ہوئے معلوم ہوتا ہے کہ وقت ضرورت

جانور کو خصی کیا جا سکتا ہے، بغیر ضرورت کے ایسا کرنا مکروہ اور ناپسندیدہ ہے۔

❁ حافظ بیہقی رحمہ اللہ (۴۵۸ھ) فرماتے ہیں:

يَحْتَمِلُ جَوَازُ ذٰلِكَ إِذَا اتَّصَلَ بِهٖ غَرَضٌ صَحِيحٌ كَمَا رُوِينَا عَنِ التَّابِعِينَ .

''جب کوئی واقعی ضرورت درپیش ہو، تو خصی کرنے کا جواز معلوم ہوتا ہے، جیسا کہ ہم نے تابعین کرام سے روایت کیا۔''

(السّنن الكبرىٰ : ٢٤/١٠)

تنبیہ بلیغ:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جانور خصی کرنے کی ممانعت یا جواز ثابت نہیں۔ اس بارے میں واردشدہ تمام روایات ''ضعیف'' اور ناقابل استدلال ہیں، ملاحظہ ہوں:

① سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں؛

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ صَبْرِ الرُّوحِ، وَعَنْ إِخْصَاءِ الْبَهَائِمِ نَهْيًا شَدِيدًا .

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کو باندھ کر نشانہ بنانے اور ان کو خصی کرنے سے سخت منع فرمایا ہے۔''

(مسند البزّار (كشف الأستار) : ١٦٩٠، السّنن الكبرىٰ للبيهقي : ٢٤/١٠)

سند ''ضعیف'' ہے، امام زہری رحمہ اللہ مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

② سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ إِخْصَاءِ الْخَيْلِ وَالْبَهَائِمِ .

''رسول اللہ ﷺ نے گھوڑوں اور مویشیوں کو خصّی کرنے سے منع فرمایا۔''

(مسند الإمام أحمد : ٢٤/٢)

سند ''ضعیف'' ہے۔عبداللہ بن نافع مدنی ''ضعیف'' ہے۔

❁ حافظ ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ضَعَّفَهُ الْجُمْهُورُ . ''اسے جمہور نے ضعیف قرار دیا ہے۔''

(مَجمع الزّوائد : ١٢/٤)

③ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَا إِخْصَاءَ فِي الْإِسْلَامِ .

''اسلام میں خصی کرنے کی کوئی اجازت نہیں۔''

(السّنن الکبریٰ للبیهقي : ٢٤/١٠)

سند سخت ''ضعیف'' ہے:

① عبداللہ بن لہیعہ ''ضعیف، مدلس اور مختلط'' ہے۔

② مقدام بن داؤد رعینی بھی سخت ''ضعیف'' ہے۔

(تقریب التّهذیب لابن حَجَر : ٣٦٦١)

④ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ إِخْصَاءِ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالْخَيْلِ ، وَقَالَ : إِنَّمَا النَّمَاءُ فِي الْحَبَلِ .

''رسول اللہ ﷺ نے اونٹ، بیل، بکرے اور گھوڑے کو خصی کرنے سے منع کیا اور فرمایا: افزائش نسل تو گا بھن کرنے سے ہی ہوتی ہے۔''

(السّنن الكبرىٰ للبيهقي : ٢٤/١٠، الكامل لابن عدي : ١٨٠/٢)

سند جبارہ بن مغلس ''ضعیف'' کی وجہ سے ضعیف ہے۔

حافظ ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ضَعَّفَهُ الْجُمْهُورُ . ''اسے جمہور نے ضعیف کہا ہے۔''

(مَجمع الزّوائد : ٢٠/٩)

⑤ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْإِخْصَاءِ، وَقَالَ : فِيهِ نَمَاءُ الْخَلْقِ .

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور خصی کرنے سے منع کیا اور فرمایا: اس (عضو تناسل) میں تخلیق کی افزائش ہے۔''

(الكامل في ضعفاء الرجال لابن عدي : ١٨١/٢)

سند ''ضعیف'' ہے۔ جبارہ بن مغلس ''ضعیف'' ہے۔

⑥ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے:

نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ إِخْصَاءِ الْبَهَائِمِ .

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مویشی خصی کرنے سے منع فرمایا۔''

(الكامل لابن عدي : ١٨١/٢)

اس سند میں بھی جبارہ بن مغلس ''ضعیف'' ہے۔

⑦ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی بیان کرتے ہیں:

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ إِخْصَاءِ الْفَحُولَةِ،

لِأَنْ لَّا يَنْقَطِعَ النَّسْلُ .

''نبی کریم ﷺ نے نَر کو خصی کرنے سے منع فرمایا، تا کہ نسل ختم نہ ہو جائے۔''

(الكامل لابن عدي : ٢٨٧/٣)

سند سخت ''ضعیف'' ہے۔سلیمان بن مسلم خشاب کو حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''متہم'' قرار دیا ہے۔ نیز حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے اس کی بیان کردہ دو حدیثوں کو من گھڑت کہا ہے۔

❁ امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا قَلِيلُ الْحَدِيثِ، وَهُوَ شِبْهُ الْمَجْهُولِ .

''اس کی بیان کردہ احادیث بہت کم ہیں اور یہ مجہول راویوں جیسا ہے۔''

(الكامل في ضُعَفاء الرّجال : ٢٨٧/٣)

❁ امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''یہ شیخ ہے، جو سلیمان تیمی سے وہ روایات بیان کرتا ہے، جو اس کی بیان کردہ نہیں ہوتیں۔ اس کی روایت کو بیان کرنا جائز نہیں۔ صرف ماہرین متابعات وشواہد کے ضمن میں ایسا کر سکتے ہیں۔''

(كتاب المَجروحين : ٣٣٢/١)

❁ حافظ ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هُوَ ضَعِيفٌ جِدًّا . ''یہ سخت ضعیف ہے۔''

(مَجمع الزّوائد : ٢٦٩/٧، ٣٩٥/١٠)

⑧ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْإِخْصَاءِ، وَقَالَ :
إِنَّمَا النَّمَاءُ فِي الذُّكُورِ .

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خصی کرنے سے منع کیا اور فرمایا: افزائش نسل تو نر سے ہوتی ہے۔''

(الكامل لابن عدي : ٣٢١/٤، ١٨١/٢، مختصراً)

سند من گھڑت ہے۔

① عبدالرحمٰن بن حارث کفرتوثی جحدر کے بارے میں امام ابن عدی رحمہ اللہ خود فرماتے ہیں:

يَسْرِقُ الْحَدِيثَ . ''یہ احادیث میں سرقہ کرتا تھا۔''

② سفیان ثوری رحمہ اللہ کی ''تدلیس'' بھی ہے، سماع کی تصریح نہیں ملی۔

③ اس میں ایک اور علت قادحہ بھی ہے۔

④ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْإِخْصَاءِ، وَقَالَ :
إِنَّمَا النَّمَاءُ فِي الذُّكُورِ .

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خصّی کرنے سے منع کیا اور فرمایا: افزائش نسل تو نر ہی میں ہوتی ہے۔''

(الكامل لابن عدي : ١٨١/٢، ٣٢١/٤)

سند ''ضعیف'' ہے، یوسف بن محمد بن سابق قرشی کی سوائے امام ابن حبان رحمہ اللہ کے کسی نے توثیق نہیں کی، لہٰذا یہ مجہول الحال ہے۔ نیز یحییٰ بن یمان کا عبیداللہ سے سماع بھی معلوم نہیں ہوسکا۔

⑩ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ إِخْصَاءِ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالْخَيْلِ، وَقَالَ: إِنَّمَا النَّمَاءُ فِي الْحَبَلِ.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ، بیل، بکرے، دنبے اور گھوڑے کو خصی کرنے سے منع کیا اور فرمایا: افزائش نسل تو نر ہی میں ہوتی ہے۔''

(الكامل لابن عدي: ١٨١/٢)

سند سخت ''ضعیف'' ہے۔

① محمد بن حسن بن حرب کے حالات زندگی نہیں مل سکے۔

② سلیمان بن عمر اقطع ''مجہول الحال'' ہے۔ سوائے امام ابن حبان رحمہ اللہ کے کسی نے اس کی توثیق نہیں کی۔

③ عبداللہ بن نافع مدنی ''ضعیف'' ہے۔

(تقريب التّهذيب لابن حجر: ٣٦٦١)

⑪ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ إِخْصَاءِ الْبَهَائِمِ، لَا تَقْطَعُوا نَمَاءَ اللّٰهِ.

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مویشی خصّی کرنے سے منع کیا، نیز فرمایا: اللہ کی تخلیق منقطع نہ کرو۔''

(الكامل لابن عدي: ١٨١/٢)

سند ''ضعیف'' ہے۔

① حبی بن حاتم جرجرائی کے حالات نہیں مل سکے۔

② ابومعاویہ ضریر ”مدلس“ ہیں اور عن سے بیان کر رہے ہیں۔

⑫ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْإِخْصَاءِ، وَقَالَ : فِيهِ نَمَاءُ الْخَلْقِ .

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خصی کرنے سے منع کیا اور فرمایا: اس (عضو تناسل) میں تخلیق کی افزائش ہوتی ہے۔“

(الكامل لابن عدي : ١٧١/٧، تاريخ ابن عساكر : ٣٧٨/١)

سند سخت ”ضعیف“ ہے، یوسف بن یونس ابو یعقوب افطس کے بارے میں امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كُلُّ مَا رَوٰى عَمَّنْ رَوٰى مِنَ الثِّقَاتِ مُنْكَرٌ .

”اس نے ثقہ راویوں سے جتنی بھی روایات بیان کی ہیں، وہ سب منکر ہیں۔“

❀ امام ابن حبان رحمہ اللہ اس کی ایک روایت کو بے اصل قرار دے کر لکھتے ہیں:

اَلْأَفْطَسُ لَا يَجُوزُ الْاِحْتِجَاجُ بِمَا انْفَرَدَ بِهٖ .

”افطس جس روایت کو بیان کرنے میں منفرد ہو، اس سے دلیل لینا جائز نہیں۔“

(كتاب المَجروحين : ١٣٧/٣)

❀ البتہ امام دارقطنی رحمہ اللہ نے اسے ”ثقہ“ قرار دیا ہے۔

(تاريخ بغداد للخطيب : ٢٩٨/١٤، وسندهٗ صحيحٌ)

❀ حافظ ذہبی رحمہ اللہ اس کی دو روایات ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

''ان کو بیان کرنے والا ''ثقہ''نہیں ہوسکتا۔''

(ميزان الاعتدال : ٤٧٦/٤)

اسے امام ابن عدی رحمہ اللہ (الکامل : ۱۷۱/۷) اور امام نسائی رحمہ اللہ (لسان المیزان لابن حجر: ۳۳۱/۳) نے ''منکر'' کہا ہے۔

⑬ سیدنا حارث بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ إِخْصَاءِ الْخَيْلِ .

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں کو خصی کرنے سے منع فرمایا ہے۔''

(تاريخ ابن عساكر : ١٣/٣٤)

سند ''ضعیف'' ہے۔اس کے کئی راویوں کے حالات نہیں مل سکے۔

✿ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ حافظ علائی رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں:

رِجَالُ هٰذَا السَّنَدِ لَا يُعْرَفُونَ .

''اس سند کے کئی راوی غیر معروف ہیں۔''

(لسان الميزان : ٨٩/١)

⑭ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

ذَبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ مُوجَأَيْنِ .

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگوں والے، چتکبرے اور خصی دو مینڈھے ذبح کیے۔''

(مسند الإمام أحمد : ٣٧٥/٣، سنن أبي داوٗد : ٢٧٩٥، سنن ابن ماجه : ٣١٢١)

سند ''ضعیف'' ہے۔محمد بن اسحاق ''مدلس'' ہیں اور ''عن'' سے یہ روایت بیان کر رہے ہیں،خصی کے الفاظ کے ساتھ کہیں بھی سماع کی تصریح نہیں مل سکی۔

⑮ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُضَحِّي بِكَبْشٍ أَقْرَنَ فَحِيلٍ .

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سینگوں والا مینڈھے کی قربانی کی، جو خصی نہیں تھا۔''

(سنن أبي داود : ٢٧٩٦، سنن النسائي : ٤٣٩٠، سنن الترمذي : ١٤٩٦، سنن ابن ماجه : ٣١٢٨)

سند ضعیف ہے۔

① حفص بن غیاث مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

② ابوجعفر محمد بن علی باقر کا سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں۔

✿ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

أَبُو جَعْفَرٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ .

''ابوجعفر محمد بن علی باقر نے سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا۔''

(اتّحاف المَهَرة : ٤٠٢/٥)

⑯ یہ روایت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے۔

(المعجم الكبير للطبراني : ١١٥٧٧)

سند ضعیف ہے۔

① احمد بن رشدین جمہور ائمہ کے نزدیک ''ضعیف'' ہے۔

② روح بن صلاح متکلم فیہ راوی ہے، اس کی منکر روایات ہیں۔

③ داود بن حصین کی روایت عکرمہ سے ضعیف ہوتی ہے۔

❁ مصنف عبدالرزاق (٨١٣٢) والی سند بھی ضعیف ہے۔

① عبدالرزاق بن ہمام مدلس ہیں۔

② ابراہیم بن محمد بن ابی یحییٰ اسلمی ''متروک'' ہے۔

③ داود بن حصین کی روایت عکرمہ سے منکر ہوتی ہے۔

تنبیہ:

① ابراہیم نخعی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

نَهٰى عُمَرُ عَنْ إِخْصَاءِ الْخَيْلِ .

''سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے گھوڑوں کو خصّی کرنے سے منع فرمایا۔''

(مسند علي بن الجعد : ٢١٢٩)

سند ضعیف ہے۔

① شریک بن عبداللہ قاضی ''مدلس'' ہیں۔

② ابراہیم نخعی کا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے سماع ولقا نہیں، لہٰذا یہ قول منقطع ہے۔

❀ سنن کبری بیہقی (۲۴/۱۰) کی سند بھی ضعیف ہے۔ عاصم بن عبیداللہ کو جمہور نے ''ضعیف'' کہا ہے۔

(مجمع الزوائد : ١٥٠/٨، النكت لابن حجر : ٧٥/١، عمدة القاري للعيني : ١٣/١١)

❀ امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

رِوَايَاتُ عَاصِمٍ فِيهَا ضَعْفٌ .

''عاصم کی روایات میں کمزوری ہے۔''(السّنن الكبرىٰ : ٢٤/١٠)

تنبیہ:

خصی جانور کی قربانی بالاجماع جائز ہے، جانور کو خصی کرنا شرعاً ممنوع نہیں، لہٰذا خصی

ہونا عیب نہ ہوا، خصوصا ایسے جانور کے حوالے سے جسے قربانی کے لیے خاص کیا گیا ہو، خصی جانور موٹا تازہ ہوتا ہے، اس کا گوشت انتہائی عمدہ اور نفیس ہوتا ہے، لہٰذا قربانی کے جانور کو خصی کرنا خوبی ہے، نہ کی عیب۔ اس لیے خصی ہونا قربانی کے لیے مانع نہیں۔

۞ **حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) فرماتے ہیں:**

لَيْسَ هٰذَا عَيْبًا .

''**خصی ہونا عیب نہیں ہے۔**''(فتح الباري : ١٠/١٠)

۞ **امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ خصی جانور کی قربانی کے بارے میں فرماتے ہیں:**

أَرْجُو أَنْ لَّا يَكُونَ بِهٖ بَأْسٌ .

''**اس میں کوئی حرج نہیں۔**''

(مسائل الإمام أحمد وإسحاق بن راهويه، برواية الكوسج : ٣٦٨/٢)

۞ **علامہ ابن قدامہ مقدسی رحمہ اللہ (٦٢٠ھ) بیان کرتے ہیں:**

لَا نَعْلَمُ فِي هٰذَا خِلَافًا . ''**ہمیں اس میں اختلاف معلوم نہیں۔**''

(المغني : ٤٧٦/٣، ٤٤٢/٩)

تنبیہ:

۞ **مشہور مفسر علامہ قرطبی رحمہ اللہ (٦٧١ھ) لکھتے ہیں:**

''**مسلمانوں کا اجماع واتفاق ہے کہ انسانوں کو خصی کرنا حلال اور جائز نہیں، کیونکہ یہ مثلہ اور تخلیق الٰہی میں تبدیلی ہے۔ اسی طرح حدود وقصاص کے علاوہ انسانوں کے باقی اعضاء کو کاٹنا بھی حرام ہے۔**''

(أحكام القرآن : ٣٩١/٥)